© rasailojaraid.com

سید یونس الحسنی

ہیجانی و ہذیانی کیفیات

عہدِ حاضر نے سوچ کے پاؤں میں ہمہ نوعی افلاس کی گرہیں ڈال کر عمر کے لمبے سفر کو یاس آلودہ کر کے رکھ دیا ہے۔اس ناہنجار کیفیت کا ذمہ دار آخر کون ہے؟ یہ انتہائی دلخراش، جگر پاش سوال آج کل ہر چہرے پر نقش ہے، جس کسی سے بھی استفسار کیا جائے وہ بغلیں جھانکنے لگتا ہے۔سیاستدان اپنے کھیل تماشے میں مگن، دانشور خاموش، مبصرین گنگ اور مقتدرین منقار زیر پر ہیں۔لے دے کے طبقۂ علماء ہے سو وہ بیچارہ بہت سے ان دیکھے مگر معلوم خطرات کی بو سونگھ کر اپنے سے انداز میں امت کی نگہداشت کا فریضہ انجام دینے کی صف بندی کر رہے ہیں۔برادران وطن کی صورت حال کچھ ایسی ہے کہ دل ڈولتا ہے۔الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے چند منجھے ہوئے کھلاڑیوں نے انہیں اپنے دام ہمرنگ زمیں میں اس طرح جکڑ رکھا ہے کہ گردوپیش سے وہ مکمل طور پر بے خبر ہیں۔اس سحر سے انہیں نکالنے کا کوئی راستہ سردست سجھائی نہیں دیتا۔لگتا ہے شاید وہ خود بھی اپنا راستہ درست کرنے کی بجائے فلموں، ڈراموں اور محافل موسیقی کے بحیرۂ مردار میں غرقاب ہونا پسند کرتے ہیں۔دین بیزاری کا دیو استبداد سب کچھ نگل جانے کی نامشکور سعی کر رہا ہے لیکن یہاں ہر متنفس اس کا مقابلہ کرنے سے صرف گریز پا ہی نہیں بلکہ روشن خیالی، اعتدال پسندی، رواداری اور جمہوریت پرستی کے نام پر اس عفریت کو خوش دلی سے گلے لگائے جا رہا ہے۔نتیجتاً مُلّا کو اپنے کوہ و دَمن سے نکال باہر کرنے کا سامان کیا جا رہا ہے۔ابدی سچائیوں کے علمبردار کو اس حیوانی معاشرے نے گالی دینا فیشن بنالیا ہے۔پہلے متحدہ مجلس عمل انہیں ہضم نہیں ہوتی تھی اب جمعیت علماء اسلام کا بھارت سے ہو کر آنے والا وفد دل شیطاں میں کانٹے کی طرح کھٹک رہا ہے۔

غیر جانبدار تجزیہ نگار اچھی طرح جانتے ہیں کہ جے یو آئی لیڈرز کا دورۂ بھارت موجودہ سیاسی کلاونتوں کو آئے دن پڑنے والے بھارتی دوروں سے کہیں زیادہ کامیاب رہا۔علماء نے اپنے تئیں بلاشبہ انتہائی زیرک ثابت کیا ہے۔ایک ''پشتینی دشمن'' اخبار نے من گھڑت بیانات اور انٹرویو شائع کر کے خبث باطن کا بھرپور مظاہرہ کیا لیکن کیا کیجیے گا کہ چاند پر تھوکا ہوا اس کے اپنے ہی منہ پر پلٹ آیا۔اب وہ اس طرح چپ سادھے ہوئے ہے کہ چھوؤ تو جان نہیں کاٹو تو خون نہیں۔ایک طوفان بدتمیزی تھا جو برپا کیا گیا۔مقصد صرف یہ کہ مولوی کو اب برا بھلا کہیں۔صوبہ سرحد اور بلوچستان کے ووٹرز ان سے نفرت کرنے لگیں۔ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ نظریۂ پاکستان کے علمبردار اور ٹھیکیدار عوام کالانعام میں یہ شعور اجاگر کرتے کہ سامراج دشمن علماء ہی وطن کا بیڑہ پار کر سکتے ہیں، انہیں مضبوط کیا جائے۔ان کے ہاتھوں میں ہاتھ دے کر عالمی استعمار سے پنجہ آزمائی کی جائے۔مگر اسے کیا کہیے کہ سخت نازک حالات میں بھی کھلنڈرے پن کو اختیار کیا گیا۔انتخابات کے فوری بعد راقم نے اپنے کالم میں متحدہ

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

مجلس عمل کے زعماء سے گزارش کی تھی کہ ''ان کی اس جزوی کامیابی کے خلاف آج ہی سے سازشوں کا جال بچھانا شروع کر دیا گیا ہے کچھ اپنوں اور بہت سے غیروں کی شدید خواہش ہے کہ سابقہ اتحادوں کی طرح یہ اتحاد علماء بھی جلد از جلد ارتحال آشنا ہو جائے۔ اس کھیل میں ''اقتدار یئے'' بھی برابر کے شریک ہیں۔'' آج وہی کیفیات سامنے ہیں۔ سازشیں مکمل ہو چکی ہیں اور ان کے سازشی، سہانے خواب دیکھ رہے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ایسے برخود غلط کاوش کار سازشیوں کے سپنے چکنا چور کر دیئے جائیں۔ مجلس عمل کا موجودہ رویہ کہ حکومت سے ڈائیلاگ کیا جائے، وقتی تقاضوں سے عہدہ برآ ہونے کا طریقہ ہے جس پر وہ قابل تحسین ہے۔

ایک کالم نگار نے لکھا ہے کہ:

> ''بہرکیف صاف نظر آ رہا ہے کہ مذہبی جماعتوں کے اتحاد کے ٹوٹنے کا عمل شروع ہو چکا ہے۔ جس کے جاری رہنے کی صورت میں تو توقع رکھی جا سکتی ہے کہ امریکہ کی مخالفت کا زور ٹوٹ جائے گا۔ امریکہ اور پاکستان کی دوستی کو مستحکم کرنا آسان ہو جائے گا اور مسئلہ کشمیر پر سمجھوتے کی راہ میں مذہبی جماعتوں نے جو رکاوٹ ڈال رکھی ہے۔ وہ تقریباً غیر موثر ہو جائے گی۔''

فاضل کالم نگار نے جن حسرتوں کا اظہار کیا ہے، دعا ہے، ان کے غنچے بن کھلے ہی مرجھا جائیں۔ مجھے یقین ہے حضرت مولانا شاہ احمد نورانی مدظلہ کی قیادت میں حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ اور جناب قاضی حسین احمد مع دیگر رفقاء مذہبی جماعتوں کے اس دل نشیں گلدستے کو بفضلہٖ تعالیٰ بکھرنے نہیں دیں گے۔ میرے دوست نے یہ رائے شاید اس لیے قائم کی ہے کہ اے آر ڈی کی جماعتوں نے دینی اتحاد کے خلاف بیان بازی شروع کر دی ہے۔ اور جے یو آئی کے وفد کی بھارت میں موجودگی کے دوران مکروہ پراپیگنڈہ کے زیر اثر دو چھوٹی سی جماعتوں نے متحدہ مجلس عمل سے نکلنے کے اعلانات کئے جنہیں ایک مخصوص اخبار نے خاص جگہ دی تھی۔ یہ الگ بات کہ مذکورہ جماعتیں اس اتحاد میں باقاعدہ شامل ہی نہیں تھیں تو ان کے نکلنے نہ نکلنے کا کیا نفع نقصان ہو سکتا ہے۔ یہ مذہبی اتحاد ٹوٹنے کی علامت کیونکر بن سکتی ہیں۔ رہی بات اے آر ڈی کی تو سوال پیدا ہوتا ہے اس میں شامل جماعتوں نے جب علماء سے حسن سلوک کیا ہی نہیں تو ان کی طرف سے ایسی ہم آہنگی کی توقع کیوں رکھتی ہیں۔ جب اس سیاسی میلے کے بزرگِ باراں دیدہ PPP سے مفاہمت کر کے قومی کشمیر کمیٹی کی چیئرمینی سے لطف اندوز ہوتے رہے ہیں تو علماء کے جمالی سے مذاکرات انہیں حرام کیوں لگتے ہیں؟ راقم کا خیال ہے کہ سرحد حکومت کو مستحکم کر کے اگر متحدہ مجلس عمل اپنے ووٹروں کے مسائل کم کرنے اور کئے گئے وعدوں کے مطابق وہاں محدود پیمانے پر نفاذِ شریعت کا عمل تیز کرنے کے لیے مذاکرات کی رہ پر چلتی ہے تو یہ ان کا حق ہے۔ اس پر کسی کو معترض نہیں ہونا چاہیے۔ یہ دور حاضر کی ٹھوس حقیقت ہے کہ علماء کرام کی سیاسی دانشمندی پر ان کے ناقد انگشت بدنداں ہیں۔ انہوں نے کس کو لاٹھی بنایا ہے نہ کسی کی لاٹھی بنے ہیں، وہ جس منزل کے راہی ہیں، ARD اس سے کوسوں دور ہے۔ یہ ایک کھلا راز ہے جسے خود اے آر ڈی کے بزرجمہر بھی اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ انہیں صرف یہی تکلیف ہے کہ وہ اپنی بندوقیں علماء کے کندھوں پر رکھ کر نہیں چلا سکے اور یہ بوجھ بھی خود انہی بانکے سجیلے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لوگوں کو اٹھانا پڑ گیا ہے جبکہ بوریا نشینوں نے کچھ کر گزرنے کی ٹھان لی ہے۔ وہ ہر مسئلہ کا پرامن حل تلاش کرنا چاہتے ہیں۔ یہی پیغام وہ بھارت کو بھی بہت اچھے انداز میں پہنچا آئے ہیں۔ تعجب ہے کہ جن لوگوں نے پچپن برس تک وطن عزیز کا لہو جونک کی طرح چوسا اور کشمیر ایشو پر کوئی کارکردگی دکھانے سے محروم رہے، وہی قاصر ہمت لوگ آج مذہبی اتحادوں کو مسئلہ کشمیر کے حل میں رکاوٹ قرار دینے لگ گئے ہیں۔ اسے کہتے ہیں ''الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے'' یاد رکھیے! یہی لوگ ہیں جنہوں نے اپنے لایعنی طرزِ عمل سے اُس چمن کی نئی نسلوں کو اداسیوں کے مہیب غاروں میں دھکیل دیا ہے۔ اب ان پر ہیجانی و ہذیانی کیفیات طاری ہیں۔ انہوں نے سوچ کی طنابیں کھینچیں، اس کے پاؤں میں ہمہ نوعی افلاس کی گرہیں ڈالیں اور عمر کے لمبے سفر کو یاس آلودہ کر دیا۔

مسافرانِ آخرت

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن (''ہم اللہ ہی کا مال ہیں اور اُسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں'')

قبر کے چوکھٹے خالی ہیں، انہیں مت بھولو
جانے کب کون سی تصویر لگا دی جائے

☆ ریاض احمد رحمانی مرحوم (خیر پور ٹامے والی) حضرت امیر شریعت رحمہ اللہ کے دیرینہ معتقد تھے۔

☆ حاجی امداد اللہ نیازی مرحوم (مجلس احرار اسلام کی مرکزی مجلس شوریٰ کے رکن حاجی غلام رسول نیازی کے برادرِ اصغر اور حضرت صوفی عبدالرحیم نیازی رحمہ اللہ کے فرزند۔ فیصل آباد۔ ۱۸/ اگست)

☆ اہلیہ مرحومہ مولانا سید محمد داؤد غزنوی رحمۃ اللہ علیہ ☆ ملک محمد مشتاق مرحوم (ملک محمد یوسف صاحب کے چچا۔ ۱۰/ اگست، لاہور)

☆ ملک محمد طاہر مرحوم (یکم جون، لاہور) ہمارے دیرینہ کرم فرما اور مخلص معاون تھے۔

☆ ملک افتخار الزماں مرحوم (۱۹/ اگست، لاہور) ملک محمد طاہر کے چھوٹے بھائی تھے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین کی مغفرت اور پسماندگان کو صبرِ جمیل عطاء فرمائے۔ (آمین) قارئین سے درخواست ہے کہ ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت کا خصوصی اہتمام کریں۔ (ادارہ)

دعائے صحت

☆ ممتاز دانشور، افسانہ نگار اور ہمارے مخلص دوست محترم جاوید اختر بھٹی (ملتان)

☆ الیاس میراں پوری کے ماموں، محمد رمضان (میلسی) ☆ عبدالرحمٰن جامی نقشبندی (جلال پور پیروالا، ضلع ملتان)

☆ محمد اویس (برادر محمد عاطف، ملتان) ☆ حاجی غلام رسول قریشی (گلگشت کالونی، ملتان) ☆ حاجی محمد طیب، حاجی معین الدین (بستی باوا صفرا، ملتان) ☆ محترم حکیم عطا یزدانی (ملتان) ☆ ملک محمد یامین (حلوائی، امیر آباد، ملتان) ☆ چودھری اختر علی و اہلیہ، محمد وسیم ولد چودھری اختر علی (جنرل بس سٹینڈ، ملتان)

اللہ تعالیٰ تمام مریضوں کو صحتِ کاملہ عطاء فرمائے۔ (آمین) قارئین سے بھی دعائے صحت کی درخواست کی جاتی ہے۔ (ادارہ)

© rasailojaraid.com